خالد کے انتقال کے بعد خالد کے والد صاحب نے خالد کی نابالغ اولاد اور ممتاز بیگم کے لیئے مخصوص رقم دی۔ جس میں بچوں کے مقرر حصے تھے۔ ۱۲/۱ ۲/۸۴ع

ممتاز بیگم ناواقفی کی وجہ سے چند سال کل رقم پر زکوٰۃ ادا کرتی رہی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ نابالغ اولاد کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ ۲۶ ۱۲/ع ۲۰۰۵

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب جو زکوٰۃ ادا کردی گئی ہے وہ کس کے حساب میں ہوگی۔
اگر ممتاز بیگم کے حساب میں آتی ہے تو کیا آئندہ سالوں کی زکوٰۃ میں اس ادا کردہ رقم کو شمار کر سکتے ہیں۔؟

المستفتی
محمد عثمان
5-C زبیدہ گارڈن شرف آباد
گلی نمبر ۱۵ بہادرآباد ڈاک خانہ

نابالغ اولاد کے مال پر ادا کی ہوئی زکوٰۃ کو آئندہ سال اپنے مال کی زکوٰۃ میں شمار کر سکتی ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ صورت میں جو رقم نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کردی گئی وہ رقم ممتاز بیگم کی طرف سے شمار ہوگی اور نابالغ اولاد کی طرف سے جتنی رقم ادا کی ہے اسے بچوں کو لوٹانا ممتاز بیگم پر واجب ہوگا البتہ اس رقم کو آئندہ سالوں کی زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

والدلائل ----

في كتاب الأصل المعروف بالمبسوط ۲/۵۰:-

قلت: أرأيت الرجل يكون له الغنم وشريكه فيها صبي هل عليه فيها صدقة؟ قال نعم عليه الزكاة في حصته وليس على الصبي شيء۔

وفي جامع أحكام الصغار على هامش جامع الفصولين ۲/۲۸۴:-

وفي الخانية قال نصير ليس للوصي أن يدفع شيئاً من مال اليتيم فإن دفع يكون ضامناً۔

وفي بدائع الصنائع ۲/۱۳۶:-

وأما وقت النية فقد ذكر الطحاوي: ولا تجزئ الزكاة عمن أخرجها إلا بنية مخالطة لإخراجه إياها كما قال في باب الصلاة وهذا إشارة إلى أنها لا تجزئ إلا بنية مقارنة للأداء۔ والله تعالى أعلم

محمد الیاس مرگونی عفی عنہ
دار الإفتاء، دار العلوم کراچی
۳۰/۱۰/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۳۰-۱۰-۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۳۰/۱۰/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۳۰ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱/۱۱/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۳۰-۱۰-۱۴۲۶ھ